افکار و اخبار

——— قارئین ———

مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے بارہ میں ایک وضاحتی خط — الحق کا شمارہ برائے رمضان المبارک موصول ہوا۔ اس میں "جگ بیتی اور آپ بیتی" کا ایک عنوان ہے۔ جو خان نمازی کابلی کے قلم سے ہے۔ والد مرحوم سے متعلق یہ تحریر اکاذیب، اغلوطات کا مجموعہ ہے، اس خدا کے بندے کو یہ بھی معلوم نہیں کہ والد مرحوم کی پیدائش انکی ننہال موضع "دودھوان" میں ۱۲۹۲ھ میں ہوئی ہے۔ دودھوان وادئ لولاب میں واقع ہے نہ کہ وادئ نیلم یا نیلاب میں۔

میرے دادا مرحوم مولانا معظم شاہ صاحب مظفر آباد سے موضع ورنو میں منتقل ہوگئے تھے۔ یہ وادی لولاب ہی میں واقع ہے۔ دیوبند کے داخلہ کے وقت صرف ایک بار انہوں نے مظفر آبادی لکھا ہے۔ بعد کے تمام رجسٹروں میں والد مرحوم کے ساتھ کشمیری ہی لکھا ہوا ہے ——— نمازی خان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ خود مظفر آباد بھی کشمیر میں شامل ہے۔ پھر اللہ کے بندے نے میرے بہنوئی مولانا احمد رضا صاحب کو "پٹھان" لکھ دیا۔ حالانکہ وہ نجیب الطرفین سادات میں سے ہیں۔ اور ان کا شجرہ محفوظ ہے۔ ہماری کوئی بہن پٹھانوں میں نہیں گئی۔

یہ تصریحات حقائق کو محفوظ رکھنے کیلئے ہیں۔ عیاذاً باللہ پٹھانوں کو کمتر سمجھنے کے جذبہ کو ظاہر نہیں کرتیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

اسی شمارہ میں مولانا عبداللہ صاحب شجاع آبادی کے بھی ملفوظات ہیں اس میں بھی کافی غلطیاں ہوگئیں مثلاً حضرت نانوتویؒ کا ایک واقعہ کہ انکی خدمت میں گنگوہ سے ایک حجام آیا، تو انہوں نے اس کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور آنیوالے کی رونمائی یہ کہتے ہوئے کراتے تھے کہ میرے مرشد کی بستی سے آیا ہے۔" حالانکہ حضرت کے مرشد "تھانہ بھون" کے ہیں نہ کہ "گنگوہ" کے۔ انہیں ملفوظات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "یار" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ تعبیر سقیم بھی ہے اور سوء ادبی کی مظہر بھی۔ حضرت گنگوہی سے بھی متعلق بعض واقعات غلط درج کئے گئے ہیں۔ حیرت ہے کہ آپ ایسے ذکی، فاضل اور باخبر مدبر کی ادارت میں شائع ہونے والے مجلہ میں یہ خرافاتی نقشے حقائق بن کر کیسے شائع ہوگئے انکی تردید بے حد ضروری ہے۔ خصوصاً والد مرحوم سے متعلق اجزاء تو شدید